روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

پیر 2۔مئی 2011ء 28 جمادی الاوّل 1432 ہجری 2 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 99

عطاءِ الٰہی کا مورد

حضرت ابوسعید خدریؓ ایک حدیث قدسی بیان کرتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صاحبِ عزت وجلال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن کریم اور میرے ذکر نے مجھ سے مانگنے سے روک دیا میں اس کو مانگنے والوں سے بہت زیادہ عطا کرتا ہوں۔

(سنن الترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب 25)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا خدائے تعالیٰ کی عادت ہے لیکن ایسے لوگ کہ جو ضرورت کتب الٰہیہ سے منکر ہیں جیسے برہموسماج والے سوان کے ملزم کرنے کیلئے اگرچہ بہت کچھ ہم لکھ چکے ہیں لیکن اگر ان میں ایک ذرا انصاف ہوتو ان کو وہی ایک دلیل کافی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے آیات گذشتہ بالا میں آپ بیان فرمائی ہے کیونکہ جس حالت میں وہ لوگ مانتے ہیں کہ حیاتِ ظاہری کا تمام انتظام خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہی اپنی آسمانی روشنی اور بارانی پانی کے ذریعہ سے دنیا کو تاریکی اور ہلاکت سے بچاتا ہے تو پھر وہ اس اقرار سے کہاں بھاگ سکتے ہیں کہ حیات باطنی کے وسائل بھی آسمان ہی سے نازل ہوتے ہیں اور خود یہ نہایت کوتہ اندیشی اور قلتِ معرفت ہے کہ ناپائیدار حیات کا اہتمام تصرف خاص الٰہی سے تسلیم کرلیا جاوے لیکن جو حقیقی حیات اور لازوال زندگی ہے یعنی معرفت الٰہی اور نور باطنی یہ صرف اپنی ہی عقلوں کا نتیجہ قرار دیا جائے۔ کیا وہ خدا جس نے جسمانی سلسلہ کے برپا رکھنے کے لئے اپنی الوہیت کی قوی طاقتوں کو ظاہر کیا ہے اور بغیر وسیلہ انسانی ہاتھوں کے زبردست قدرتیں دکھائی ہیں وہ روحانی طور پر اپنی طاقت ظاہر کرنے کے وقت ضعیف اور کمزور خیال کیا جاسکتا ہے کیا ایسا خیال کرنے سے وہ کامل رہ سکتا ہے یا اس کی روحانی طاقتوں کا ثبوت میسر آسکتا ہے۔ حقیقی تسلی جس کی بنیاد ایک محکم یقین پر ہونی چاہئے صرف قیاسی خیالات سے ممکن نہیں بلکہ خیالات قیاسی کی بڑی سے بڑی ترقی ظن غالب تک ہے اور وہ بھی اس حالت میں کہ جب قیاس انکار کی طرف جھک نہ جائے غرض عقلی وجوہ بالکل غیر تسلی بخش اور آخری حد عرفان سے پیچھے رہے ہوئے ہیں اور اُن کی اعلیٰ سے اعلیٰ پہنچ صرف ظاہری اٹکلوں تک ہے جن سے روح کو حقیقی انشراح اور عرفان حاصل نہیں ہوتا اور اندرونی آلائشوں سے پاکیزگی میسر نہیں آتی بلکہ ایسا انسان فقط سفلی خیالات کا بندہ بن کر مقامات حریری کے ابوزید کی طرح اپنے علوم وفنون کو مکروفریب کا آلہ بناتا ہے اور سب لسانی اور خوش بیانی اُس کی دام تزویر ہی ہوتی ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص666)

ضرورت اساتذہ

(کالج سیکشن ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن وسطی ربوہ کو کالج سیکشن میں مندرجہ ذیل مضامین کیلئے خدمت کا شوق رکھنے والے احمدی مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ مذکورہ اہلیت کے حامل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلہ/ امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد سکول میں جمع کروادیں۔

واقفین نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتے ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔

مضمون	تعلیمی قابلیت
انگریزی	ایم۔اے
اردو	ایم۔اے
ریاضی	ایم۔ایس۔سی
بیالوجی	ایم۔ایس۔سی
فزکس	ایم۔ایس۔سی
سوکس	ایم۔اے
ایجوکیشن	ایم۔اے
تاریخ	ایم۔اے
اسلامیات	ایم۔اے

(نظارت تعلیم)

مقابلہ مقالہ نویسی 2011ء

(زیر اہتمام انصاراللہ پاکستان)

لجنہ اماء اللہ پاکستان کے لئے بعنوان ’’اصلاح معاشرہ میں احمدی عورت کا کردار‘‘ مقابلہ مقالہ نویسی ہے۔ مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

مکرم عامر ارشاد صاحب مربی سلسلہ ریجن مارادی

نائیجر میں احمدیہ بیوت الذکر کا افتتاح

جماعت احمدیہ عالمگیر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے دنیا کے کونے کونے میں پیغام حق پہنچانے اور اللہ جلّ شانہ کے نام اور اس کی عبودیت کے قیام کی خاطر شرق وغرب میں تعمیر بیوت الذکر کے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔اسی طرح افریقہ کے سب سے غریب ملک نائیجر میں بھی اس جماعت کو اب تک بفضلہٖ تعالیٰ 19 بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے جن میں سے بعض بیوت الذکر کے افتتاح کی رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

احمدیہ بیت الذکر

تاجائے (Tadjaye)

مورخہ 14 جنوری 2011ء بروز جمعہ ریجن مارادی کی ایک جماعت (تاجائے۔Tadjaye) کی بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے یہ پروگرام انتہائی کامیاب رہا۔ اس افتتاح کے دوران ریجنل گورنر، سلطان آف مارادی، چیف آف ڈیپارٹمنٹ، پریفے آف ڈیپارٹمنٹ، مارادی شہر کے سب سے بڑے امام صاحب اور دیگر حکومتی عہدیداران کے علاوہ 60 دیہاتوں کے چیفس اور اماموں سمیت 2600 افراد نے اس موقعہ پر شمولیت کی توفیق پائی۔

بیت الذکر کا افتتاح امیر صاحب نائیجر مکرم اکبر احمد طاہر صاحب نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ کیا۔

اس بیت الذکر کی تعمیر کا آغاز 13 ستمبر 2010ء کو ہوا تھا۔ خاکسار نے تمام احباب جماعت تاجائے کے ساتھ اجتماعی دعا کے بعد کام کا آغاز کروایا۔اس بیت الذکر کی تعمیر میں تمام احباب جماعت نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ وقارعمل کیا اور ریت بجری پانی کا انتظام کیا جس سے تقریبا تین لاکھ فرانک سیفا کی بچت ہوئی اور اس بیت الذکر کی چھت کی سیلنگ کے لئے اس گاؤں کی ایک تاجر خاتون نے پورا خرچ ادا کیا جو تین لاکھ فرانک سیفا ہے اور اس کے علاوہ اس جماعت کے احباب نے اس بیت الذکر کی تعمیر کے دوران نوے ہزار فرانک سیفا چندہ نقد ادا کیا۔اور اسی طرح بیت الذکر کے افتتاح کے موقعہ پر اس جماعت نے اخراجات کا ایک بڑا حصہ خود ادا کیا جو کہ ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک سیفا بنتا ہے۔

یہ بیت الذکر مارادی شہر سے zender شہر کی طرف جاتے ہوئے 8 کلومیٹر کے فاصلہ پر برلب سڑک واقع ہے اس بیت الذکر کا مسقّف رقبہ 7میٹر× 10 میٹر یعنی 70 مربع میٹر ہے۔ یہ ایک انتہائی خوبصورت اور پرکشش بیت الذکر ہے جو کہ 8 میناروں پر مشتمل ہے چار مینارے بیت الذکر کے چاروں کونوں پر اور چار مینارے بیت الذکر کی بائیں جانب کی گئی چار دیواری کے ساتھ تعمیر کئے گئے ہیں۔ مارادی اور ذینڈر دو بڑے شہر ہیں اور روزانہ اس راستہ سے ہزاروں لوگ گزرتے ہیں اس لئے مارادی شہر کی بڑی آبادی اور اس سڑک سے گزرنے والے تمام لوگوں کے لئے یہ بیت الذکر جماعت کے تعارف کا باعث بنی ہے، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اس موقعہ پر گورنر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جماعت احمدیہ کے انتہائی ممنون ہیں جنہوں نے ایسی خوبصورت بیت الذکر اس علاقہ میں تعمیر کی ہے اور چونکہ یہ بیت الذکر برلب سڑک واقع ہے اس لئے یہاں سے گزرنے والے لوگ بھی یہاں رک کر نماز پڑھ سکیں گے۔ ہم جماعت احمدیہ کے مشکور ہیں جو کہ ہمارے ملک میں ترقیاتی کاموں کے ساتھ ساتھ محبت اور پیار اور بھائی چارے کو فروغ دے رہی ہے۔اور اس موقعہ پر موجود سلطان آف مارادی نے بھی بیت الذکر کی بہت تعریف کی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس افتتاح کی کوریج نیشنل ٹی وی (TELE SAHIL) پر دکھائی گئی اور نیشنل ریڈیو پر بھی نشر کی گئی اور اس بیت الذکر کے افتتاح کی خبر ملک کے دو بڑے اخبارات SAHIL اور GRIFFE میں باتصویر شائع ہوئی ہے۔

اس بیت الذکر کے کامیاب افتتاح کے بہترین نتائج ظاہر ہوئے ہیں اور جہاں ایک طرف ملکی انتظامیہ کو جماعت کے بارہ میں آگاہی ہوئی ہے وہاں تمام نومبائعین جماعتوں کو بے حد تقویت حاصل ہوئی ہے اور اس کے علاوہ دیگر بہت سے دیہاتوں تک جماعت کا پیغام بھی پہنچا۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

احمدیہ بیت الذکر

(HANOU GAZNI)

مورخہ 18 جنوری 2011ء کو محترم امیر صاحب نائیجر نے ریجن مارادی کی ایک اور بیت الذکر کا افتتاح کیا۔افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے احباب کو بیت الذکر کی اہمیت اور اس کے آداب سے متعلق نصائح کیں۔

اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد مورخہ 24 فروری 2010ء کو رکھا گیا تھا جس میں خاکسار کے علاوہ دیگر اماموں اور چیفس سے بھی اینٹیں رکھوائی گئیں۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کے بعد اس بیت الذکر کی تعمیر کے کام کا آغاز کروایا۔

یہ بیت الذکر مارادی شہر سے نائیجر کے کیپٹل نیامے کی طرف جاتے ہوئے مارادی شہر سے 100 کلومیٹر کے فاصلہ پر برلب سڑک دائیں طرف واقع ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی بیت الذکر ہے جس کا مسقّف حصہ 7×5 میٹر یعنی 35 مربع میٹر ہے۔ اس کے سامنے کی طرف چھت پر دائیں بائیں دو خوبصورت مینار تعمیر کئے گئے ہیں۔اس بیت الذکر کی تعمیر کے دوران احباب جماعت نے وقارعمل کے ذریعے ریت، بجری، پانی کا انتظام کیا اور مزدوری کے فرائض سرانجام دیئے اور اس طرح وقارعمل کے ذریعہ قریباً ایک لاکھ فرانک سیفا کی بچت کی گئی۔

احمدیہ بیت الذکر زنگو ہاشی

(ZANGOU HACHI)

مورخہ 29 جنوری 2011ء کو ریجن مارادی میں ہی ایک اور بیت الذکر کا افتتاح مکرم امیر صاحب نائیجر نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ کیا۔ اس مقام پر احمدیت کے نفوذ سے قبل ایک چھوٹی سی کچی بیت الذکر تھی جہاں بمشکل دس یا بارہ افراد نماز پڑھ سکتے تھے اور یہاں کی روایت کے مطابق نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے یہ لوگ دور تک سفر کر کے دوسری بیوت الذکر میں جاتے۔ اس وقت کے ریجنل مربی سلسلہ مکرم شاکر مسلم صاحب نے انہیں اپنے ہی گاؤں میں نماز جمعہ کی ادائیگی کی تحریک کی۔ چنانچہ محترم امیر صاحب نائیجر نے تشریف لاکر یہاں نماز جمعہ کا آغاز کروایا جس کیلئے اس علاقہ کے چیف کی اجازت لینا ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ علاقہ چیف کی اجازت کے بعد یہاں باقاعدہ جمعہ کی نماز کا آغاز کردیا گیا اور حضور انور سے بیت الذکر کی منظوری کے بعد یہاں بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع کروادیا گیا۔

اس بیت الذکر کا مسقّف رقبہ 6×10 یعنی 60 مربع میٹر ہے محراب کے اوپر گنبد اور محراب کی طرف دائیں بائیں دو اونچے اور خوبصورت مینار بنائے گئے ہیں اور داخلی دروازے کے اوپر دو چھوٹے مینار بنائے گئے ہیں جن سے یہ بیت الذکر انتہائی خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔اس بیت الذکر کی تعمیر کے لئے احباب نے وقارعمل کے ذریعہ ریت، بجری، پانی اور مزدوری کے ذریعہ وقارعمل کرتے ہوئے تین لاکھ فرانک سیفا کی بچت کی۔

اس بیت الذکر کے افتتاح کے موقعہ پر ریجن کی 6 جماعتوں سے نمائندگان کے علاوہ 27 زیر رابطہ دیہاتوں کے نمائندگان شامل ہوئے اور 14 اماموں اور 12 چیفس سمیت کل 525 افراد نے شمولیت کی۔اس موقعہ پر علاقہ چیف گڈاں روم جی کے نمائندہ بھی خصوصیت سے شامل ہوئے اور انہوں نے جماعت کو ایسی خوبصورت بیت الذکر بنانے پر مبارکباد دی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر ایک لوکل ریڈیو نے اس پروگرام کی ریکارڈنگ بھی کی۔

قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بیوت الذکر کو سینکڑوں ہزاروں افراد کی ہدایت کا موجب بنائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 8/اپریل 2011ء)

وقف عارضی کے فارم پُر کرنے والے احباب متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن نے اطلاع دی ہے کہ وقف عارضی کے فارم بعض دفعہ نامکمل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ غیر معیاری قرار پاتے ہیں اور منظوری کا خط بھجوانا ممکن نہیں ہوتا۔متعلقہ افراد یا تصدیق کرنے والے عہدیداروں کو وجہ دور کرنے کیلئے لکھا جاتا ہے اگر وہ درست کردی جائے تو تصحیح کے بعد وہ فارمز منظور کر لئے جاتے ہیں۔ جو وجوہات منظوری میں روک بنتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔فارمز کا مقررہ وقت سے لیٹ پہنچنا۔

2۔ پاکستان میں وقف کی بجائے بیرون ملک وقف کی درخواست کرنا۔

3۔مقامی وقف کرنے کی درخواست کرنا (اس کی اجازت صرف خواتین کو ہے)

4۔بلا دستخط اور بلا تصدیق صدر جماعت (یا متعلقہ عہدیدار) فارمز بھجوانا۔

5۔بلا تاریخ وقف کی درخواست کرنا۔

6۔کم عرصہ (ہفتہ دس دن) یا جز وقتی (صرف ایک دن یا کچھ حصہ) وقف کی درخواست کرنا۔

7۔غیر واضح اور غیر معین عرصہ یا ایڈریس لکھ کر بھجوانا۔

8۔ایک دفعہ فارم بھجوا کر دوبارہ فوٹو کاپی ارسال کردینا۔

وقف عارضی کے فارم پر کرنے والے تمام احباب ان امور کا خیال رکھیں۔

(قائد تعلیم القران ووقف عارضی مجلس انصاراللہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب

دوسری امن کانفرنس جماعت احمدیہ مالٹا

سابق وزیراعظم وسابق صدر مملکت، ممبر آف پارلیمنٹ وشیڈو منسٹر کی شرکت

مالٹا بحیرۂ روم (Mediterranean Sea) کے عین وسط میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں 93 کلومیٹر دور سسلی (اٹلی) مغرب میں 350 کلومیٹر طرابلس (لیبیا) واقع ہیں۔ مالٹا تیونس کے مشرق میں 290 کلومیٹر دور ہے۔

مالٹا کے چاروں طرف پانی ہی پانی ہے اور سب سے قریب ترین خشکی کا علاقہ سسلی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا الہام ''میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' بڑی شان سے پورا ہو چکا ہے اور جہاں زمین کے کناروں تک امام الزماں کا پیغام پہنچ چکا ہے وہیں پر سمندروں اور پانیوں کے درمیان واقع آبادیاں بھی اس پیغام سے سیراب ہو رہی ہیں۔

مالٹا پانچ جزیروں مالٹا، گوزو، کومینو، کومینوٹو اور فلفلا پر مشتمل ایک چھوٹا سا ملک ہے تاہم کومینوٹو اور فلفلا نہایت چھوٹے ہیں اور وہاں پر لوگ رہائش نہیں رکھتے۔ مالٹا کی زیادہ آبادی دو جزیروں مالٹا (Malta) اور گوزو (Gozo) میں ہے۔ مالٹا کی کل آبادی چار لاکھ دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اس چھوٹے سے ملک کا کل رقبہ 316 مربع کلومیٹر ہے۔

تاریخی اعتبار سے مالٹا نہایت اہمیت کا حامل ہے ماضی میں مالٹا کو یورپ اور افریقہ کے درمیان ایک پل کی حیثیت حاصل رہی ہے اور آج تک مالٹا کی یہ حیثیت برقرار ہے اور افریقہ کے بعض ممالک میں حالات کی کشیدگی کے بعد مالٹا ایک بار پھر پل کا کردار ادا کر رہا ہے۔

مالٹا ایک نہایت ہی پُرامن ملک ہے اور اس کا موسم نہایت ہی خوشگوار اور متعدل ہے۔ جب سارا یورپ برف تلے دبا ہوتا ہے مالٹا میں سارا دن سورج بڑی آب وتاب کے ساتھ اپنی چمک دکھا رہا ہوتا ہے۔ تاہم گرمیوں میں گرمی 37 سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتی ہے۔ مالٹا کا موسم تمام سرد ممالک کے رہنے والوں کیلئے نہایت کشش کا باعث ہے۔ اسی لئے ہر سال تقریباً دس سے پندرہ لاکھ کے درمیان مختلف ممالک سے سیاح یہاں پر آتے ہیں۔

مالٹی لوگ نہایت خوش مزاج، مہمان نواز، ملنسار، تعاون کرنے والے اور نہایت دوستانہ مزاج رکھتے ہیں۔ تاہم دین حق کے خلاف نہایت سخت نظریات رکھتے ہیں۔ دوسری اقوام اور مذاہب خصوصاً دین حق کے حوالہ سے مالٹی لوگ زیادہ مثبت، برداشت اور ہم آہنگی کے جذبات نہیں رکھتے۔

اس ملک کی 98 فیصد آبادی رومن کیتھولک عقائد سے تعلق رکھتی ہے اور اکثر لوگ نہایت ہی conservative عقائد رکھتے ہیں۔ باقی دو فیصد آبادی مسلمانوں، ہندوؤں، بدھ مت، یہودیوں اور عیسائیت کے دوسرے فرقوں پر مشتمل ہے۔

جماعت احمدیہ کا قیام اس ملک میں 2003ء میں ہوا۔ اس وقت یہاں پر سات افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے ساتھ جماعت کو بھرپور خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور اس نہایت مختصر عرصہ میں جماعت بڑے پیمانے تک متعارف ہو چکی ہے اور تقریباً ہر گھر اور ہر طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے جن میں وزیراعظم، صدر مملکت، ممبران پارلیمنٹ اور تمام سیاسی اور مذہبی راہنما شامل ہیں، تک مسیح آخرالزمان کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

جماعت احمدیہ مالٹا کو گزشتہ تین سالوں سے باقاعدگی کے ساتھ بین المذاہب پروگراموں ''یوم پیشوایان مذاہب'' اور ''امن کانفرنس'' کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ امسال مؤرخہ 25 فروری 2011ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ مالٹا کو اپنی دوسری امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔

اس بین المذاہب ''امن کانفرنس'' کیلئے مالٹا کے دارالخلافہ Valletta کے ساتھ منسلک شہر Floriana کے ایک مشہور ہوٹل (The Grand Hotel Excelsior) میں بہت بڑا ہال کرایہ پر لیا گیا جو نہایت ہی مناسب کرایہ پر مل گیا۔ اس دفعہ گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بڑا ہال لیا گیا تھا جس میں زیادہ لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش اور تمام انتظامات ایک ہی جگہ میں کرنے کی سہولت موجود تھی۔ ہال کی کشادگی اور سہولیات کی وجہ سے زیادہ پروفیشنل طور پر امن کانفرنس کا انعقاد ممکن ہوا۔

جگہ، وقت اور مقررین کے انتخاب کے بعد اس پروگرام کے وسیع پیمانے پر اشاعت کے لئے جماعت احمدیہ مالٹا کی ویب سائٹ اور بلاگ پر تفصیلات آویزاں کی گئیں، اسی طرح تین اہم مالٹی وانگریزی اخبارات میں اشتہارات شائع کروائے گئے، یونیورسٹی آف مالٹا کے تمام اہم نوٹس بورڈز پر پوسٹرز چسپاں کئے گئے اور یونیورسٹی آف مالٹا کے ریڈیو پر مسلسل پانچ دن تک امن کانفرنس کے اعلانات نشر کروائے گئے۔

یونیورسٹی کی ویب سائٹ اور integration سے متعلق کام کرنے والے یورپین ادارے کی ویب سائیٹ پر بھی اس امن کانفرنس کے اشتہارات چسپاں کروائے گئے۔ پانچ سو سے زائد دعوت نامے مختلف علاقوں میں گھروں کے لیٹر بکس میں ڈالے گئے، مختلف فلاحی تنظیموں کو پوسٹرز ارسال کئے گئے۔ اس کے علاوہ ای میلز، ڈاک اور ذاتی طور پر تقریباً دو سو کے قریب افراد کو اس پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی گئی نیز تمام پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کو بھی شمولیت وکوریج کی دعوت دی گئی۔

مختصر یہ کہ اس امن کانفرنس کی تمام ممکن ذرائع استعمال کرتے ہوئے وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔ اس سے جہاں پروگرام میں ایک نمایاں حاضری ممکن ہوئی وہیں لوگوں کو دنیا کے موجودہ تشدد، نفرت آمیز اور قتل وغارت گری کے حالات سے بالکل مختلف امن وسلامتی کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں سے متعلق جاننے کا موقع ملا۔

اس امن کانفرنس میں شمولیت کے لئے جب مختلف طبقہ ہائے زندگی کے لوگوں کو دعوت دی گئی تو بہت سارے لوگوں نے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اور لکھا کہ ایک نہایت ہی اہم موقع پر جب دنیا کو امن وسلامتی کی بڑی شدت سے ضرورت ہے یہ پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

اسی سلسلہ میں جب مکرم ومحترم جارج پولی چینو (George Pullicino) صاحب وزیر برائے زراعت و دیہی امور کو دعوت دی گئی تو انہوں نے بعض مصروفیات کی وجہ سے پروگرام میں شامل نہ ہوسکنے کی اطلاع دی ساتھ اس پروگرام کے لئے اپنے نیک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ آپ ایک نہایت ہی اہم موضوع اور نہایت ہی اہم وقت پر یہ پروگرام کر رہے ہیں ہم اس پروگرام کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں اور اس پروگرام کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔

مؤرخہ 25 فروری بروز جمعۃ المبارک شام چھ بجے خاکسار نے تمام حاضرین کو جماعت احمدیہ مالٹا کی دوسری سالانہ امن کانفرنس میں خوش آمدید کہا اور پھر سورہ آل عمران کی آیت نمبر 85 کی تلاوت قرآن پاک کے ساتھ اس امن کانفرنس کا باقاعدہ آغاز کیا۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد ایک مختصر ویڈیو جو کہ پروگرام کو مزید مفید اور دلچسپ بنانے کے لئے تیار کی گئی تھی دکھائی گئی۔ اس ویڈیو میں امن سے متعلق تفصیلات، موجودہ دور کے حالات کا تذکرہ، مختلف مذاہب کی تعلیمات کے کچھ حصے، مالٹا کے بعض معززین کے انٹرویوز، مختلف ممالک کے معززین کے جماعت سے متعلق تاثرات، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کے بعض حصے، جماعت احمدیہ عالمگیر کی امن وسلامتی کے قیام کے لئے نمایاں خدمات اور قیام امن کے لئے جماعت احمدیہ مالٹا کی خدمات کی تفصیلات شامل کی گئیں۔

یہ ویڈیو حاضرین کی خصوصی دلچسپی کا باعث بنی، نیز اس کے ذریعے بین المذاہب ہم آہنگی، مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے تاثرات اور جماعت احمدیہ کے امن کے قیام کے لئے کارہائے نمایاں کے تذکرہ کا موقع ملا۔

ویڈیو کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کے زیر صدارت پروگرام شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے باری باری تمام مقررین جن میں مختلف مذاہب کے نمائندگان اور سیاسی راہنما شامل تھے کا تعارف کروایا اور انہیں خطاب کی دعوت دی۔

اس امن کانفرنس میں پہلا خطاب محترم ڈاکٹر ایڈی فینک آدامی (H.E. Dr. Eddie Fenech Adami) صاحب سابق وزیراعظم و سابق صدر مملکت مالٹا نے کیا۔ مکرم ڈاکٹر ایڈی فینک آدامی صاحب 1969ء میں پہلی بار ممبر آف پارلیمنٹ منتخب ہوئے اور دس سال سے بھی کم عرصہ میں سیاسی میدان میں کامیابیاں سمیٹتے ہوئے نیشنل پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے۔ 1969ء سے لے کر 2003ء تک مسلسل ممبر آف پارلیمنٹ منتخب ہوتے رہے اس دوران آپ کو ملکی اعلیٰ عہدوں پر خدمات کی توفیق ملی۔ آپ پندرہ سال تک اپوزیشن لیڈر، پندرہ سال تک وزیراعظم اور 2004ء تا 2009ء تک صدر مملکت مالٹا کے عہدہ پر فائز رہے۔

جون 2008ء میں خاکسار کو مکرم ڈاکٹر ایڈی فینک آدامی صاحب سے ان کے دفتر دی پیلس (The Palace) میں ملاقات کا موقع ملا جس میں جماعت کی طرف سے ایک فلاحی تنظیم جس کے سربراہ صدر مملکت خود ہوتے ہیں کو دو ہزار یورو کا عطیہ پیش کرنے کی توفیق ملی اور انہیں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔

آپ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو امن وسلامتی کے قیام کے لئے تمام ضروری عناصر سے تعبیر ہے اور قیام امن کے حوالہ سے یہ ماٹو اپنے اندر تمام ضروری پہلو رکھتا

ہے۔اور بڑے مؤثر انداز میں امن وسلامتی کی اہمیت اوراس کی ضرورت پر خطاب فرمایا۔آپ نے کہا کہ بین المذاہب ہم آہنگی سے جھگڑوں کے خطرات کوشکست دی جاسکتی ہے۔آپ نے اپنے خطاب میں اقوام متحدہ کے چارٹر کا بھی تذکرہ کیا۔آپ نے بتایا کہ یہ ان کے لئے ایک منفرد موقع ہے اوراس نہایت ہی اہم موضوع پر گفتگو کا موقع ملا ہے۔

دوسرا خطاب ''ہندومت اورامن'' کے عنوان پر مکرمہ مینا وسوانی (Mrs. Meena Vaswani) صاحبہ کا تھا جنہوں نے ہندومت کی تعلیمات کی رو سے امن کی اہمیت وضرورت پر بیان کیا۔مکرمہ مینا وسوانی صاحبہ مختلف مواقع پر ہندومت کی نمائندگی میں تقاریر کرچکی ہیں اور مالٹا میں ہندو کلچر اور ہندومت پر لیکچر دیتی ہیں۔

عیسائی مذہب کی طرف سے عیسائی پادری ڈاکٹر جوزف فاروجیہ (Rev. Dr Joseph Farrugia) صاحب جو کہ رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں نے خطاب کیا۔آپ مالٹا کی یونیورسٹی کی Faculty of Theology میں لیکچرار ہیں آپ نے اپنے خطاب میں عیسائیت کی امن سے متعلق تعلیمات پیش کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے احمدیت کی نمائندگی میں مکرم ومحترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب جو کہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن سے تشریف لائے تھے نے خطاب کیا۔مکرم ڈاکٹر صاحب نے نہایت مؤثر اور ٹھوس طریق پر دینی تعلیمات کی روشنی میں امن و سلامتی کی ضرورت اوراہمیت پر خطاب کیا۔

اس تقریب کا آخری خطاب محترم ڈاکٹر اوون بونیچی (Hon. Dr Owen Bonnici) صاحب ممبر آف پارلیمنٹ وشیڈو منسٹر فار ہائیر ایجوکیشن ، یونیورسٹی، ریسرچ و کلچر (Member of Parliament and Shadow Minister for Higher Education, University, Research and Culture) کا تھا۔آپ نے اپنے خطاب میں جمہوریت کے قیام کی طرف توجہ دلائی نیز اس نہایت ہی اہم موقع پر جماعت کی طرف سے امن کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

مقررین کے خطابات کے بعض وقفہ سوالات میں دی ٹائمز (The Times) اخبار کی نمائندہ اور بعض دوسرے معزز مہمانوں نے مقررین سے مختلف سوالات کئے۔بعض سوالات اسلامی ممالک کی موجودہ صورتحال سے متعلق بھی کئے گئے۔

آخر میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے تمام مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔بعد میں اس امن کانفرنس میں شامل ہونے بعض معززین کے تاثرات بھی ریکارڈ کئے گئے۔

امن کانفرنس کے اختتام پر تمام حاضرین کی خدمت میں چائے،کافی،مشروبات اور دوسرے لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔اس دوران حاضرین محفل سے مختلف موضوعات پر گفتگو کرنے کا بھی موقع ملا اس طرح مزید تعارف وسیع ہوا اورمہمانوں کو جماعت سے متعلق مزید معلومات بتانے کا موقع ملا۔آنے والے مہمان جماعت احمدیہ کے حسن انتظام،امن کے لئے کاوشوں اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئے۔

حضرت مسیح موعود کے اس مصرع

''ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف''

کے مصداق ٹھہرتے ہوئے اس دفعہ جماعت احمدیہ مالٹا کی اس امن کانفرنس کی پہلی بار ایم ٹی اے کے لئے باقاعدہ ریکارڈنگ کی گئی۔اس بار الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان نے اس امن کانفرنس کی کوریج بھی کی۔مؤرخہ 26 فروری کو ایک مالٹی ٹی وی چینل نے بڑے اچھے الفاظ میں اس امن کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے خبر نشر کی یہ ٹی وی چینل مالٹا کا دوسرا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا ٹی وی چینل ہے اور اس کے دیکھنے والوں کی تعداد تقریباً ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔

اس نہایت ہی دلچسپ،مفید اور کامیاب امن کانفرنس میں مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسّی (80) کے قریب افراد شامل ہوئے جن میں ہندو،عیسائی اور مسلمان شامل ہیں تاہم اکثریت کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کی تھی۔اس امن کانفرنس کا دورانیہ اڑھائی گھنٹے تھا۔

جماعت احمدیہ مالٹا کی طرف سے مالٹی زبان میں پہلی بار دو عدد پمفلٹس شائع کئے گئے ہیں جو جماعت کی طرف سے مالٹی زبان میں پہلی اشاعت ہیں ان میں سے ایک پمفلٹ جماعت احمدیہ کے تعارف اور خدمات پر مشتمل ہے اور دوسرا دو ورقہ مختصر دعوت الی اللہ فولڈر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تیار کیا گیا۔اس امن کانفرنس کے حوالے سے تمام حاضرین کو یہ دونوں پمفلٹس بھی پیش کئے گئے۔جن کے ذریعے تمام حاضرین کو جماعت احمدیہ کے تعارف اور خدمات سے متعلق مزید تعارف حاصل ہوا۔

یونیورسٹی آف مالٹا میں لیکچر

اس امن کانفرنس کے ساتھ ساتھ مؤرخہ 23 فروری 2010ء بروز بدھ شام چھ بجے جماعت

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

انسان کی صحت پر پودوں کا اثر

بعض پودے جن سے نہایت صحت بخش دوائیں بنائی جاتی ہیں

دوسرے جانداروں کی طرح پودوں کی بھی ایک دنیا ہے اس میں بھی کنبے اور خاندان ہیں یہ بھی اسی زمین میں رہتے اور بستے ہیں۔یہ بھی اُسی ہوا،پانی،زمین اور عناصر سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ان کو بھی اپنی بقا اور نسل کو قائم رکھنے کیلئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔دوسرے جاندار بھی ان سے فائدہ اٹھاتے اور ان کی نسل کو برقرار رکھنے میں معاون اور مددگار ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر پرندے درختوں سے پھل توڑ کر کھانے کے لئے دور دراز علاقوں میں پہنچادیتے ہیں اور ان کا گودا کھالیتے ہیں اور بیج زمین پر بکھیر دیتے ہیں جہاں پر نئے پودے اور درخت اُگ آتے ہیں۔کیڑے مکھیاں اور پرندے پھولوں میں سے رس چوسنے آتے ہیں اور اس دوران پولن کو مادہ پھول تک پہنچادیتے ہیں اور پھل اور بیج بننے کا انتظام کردیتے ہیں۔دن کی روشنی میں سبز رنگ کے پتے اور پودے ہوا میں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور کاربن کو اپنا جزو بدن بنا کر صاف ستھری آکسیجن فضا میں بکھیر دیتے ہیں اور اس طرح ہر جاندار پر احسان کرتے ہیں۔پودوں کے پتے،پھول،پھل،بیج ، لکڑیاں اور جڑیں انسانوں اور جانوروں کو غذا فراہم کرتے ہیں۔ان کے جسم کی نشو نما میں مدد دیتے ہیں۔انہیں ضروری وٹامنز اور کیلوریز فراہم کرتے ہیں۔غرض بے شمار طریق سے انسانوں کو اور تمام جانداروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

لیکن پودوں اور نباتات کی افادیت کی ایک اور زاویہ بھی ہے جو موجودہ ترقی اور سائنس کے دور میں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔قدیم زمانے سے پودے انسان کو ایک اور رنگ میں بھی فائدہ پہنچاتے رہے ہیں اور جب انسان بیمار ہوجاتا تھا تو انہی پودوں سے اس کے آزار کا علاج ہوتا تھا۔اسی علم نے یونانیوں کو دنیا پر فوقیت دی اور وہ دنیا کے اُستاد ٹھہرے۔اسی علم نے چینیوں کو رتبہ دیا جو اب تک انہیں حاصل ہے۔اسی علم نے ہندوستانیوں کو علاج کرنا سکھایا۔افریقہ میں بھی یہ علم رائج تھا،آسٹریلیا کے قدیم باشندے بھی اس سے فائدہ اٹھاتے تھے،جنوبی امریکہ کے پرانے باسی بھی اسے استعمال کرتے تھے۔غرض ہر ملک اور خطے میں جہاں انسان آباد تھے کسی نہ کسی شکل میں اس علم کا پتہ ملتا ہے۔

ان پودوں میں پوپی بھی ہے جس سے نہایت طاقتور درد کو دور کرنے والی دوائی، دستوں کو بند کرنے والی دوائی،تکلیف دہ کھانسی کو روکنے والی دوائی،دماغ کو سکون پہنچانے والی اور جسم کے اور بھی کئی تکلیف دہ عوارض کے لئے دوائیاں بنائی جاتی تھیں اور چونکہ یہ سب فصل کے موسم میں اُگتی تھیں اس لئے سستے داموں پر غریبوں کا علاج ممکن تھا۔اس کا بیج بھی ادویہ میں استعمال ہوتا تھے۔اس کا ست بھی استعمال ہوتا تھا۔اس کا پھل بھی استعمال ہوتا تھا اور مناسب استعمال سے بہت کم لوگوں کو اس سے نقصان ہوتا تھا۔پھر انسانی جستجو نے اس دوائی کی شکل کو بدلا۔دس یا اس سے بھی زائد اجزا تحقیق کرکے علیحدہ علیحدہ کئے اور ہر جزو میں کتر بیونت کرکے نئی نئی دوائیاں مہنگے داموں پر فروخت کرنے کیلئے بنانے لگے اور اصل دوائی تو پھر آنکھوں سے اوجھل ہوگئی اور ڈایا مارفین جسے عُرف عام میں ہیروئن کہتے ہیں وہ پیچھے رہ گئی۔لوگ اسے نشے کے طور پر سکنے لگے غسل خانوں میں جاکر ٹیکے لگانے لگے اور ایک آفت دنیا میں آگئی جس کا حل یہ سوچا گیا کہ پوپی کو اُگا یا ہی نہ جائے اور جب بھی اس کی فصل تیار ہو اُسے اُکھیڑ کر جلا دیا جائے۔اب اس کا نام دوائی نہیں رہا زہر ہوگیا۔

سنکونا

انہی پودوں میں سنکونا بھی ہے جس کی چھال بخار میں صدیوں سے استعمال ہوتی تھی اور کوئی جراثیم اس دوائی سے بچتا نہ تھا۔ہاں سال خوردہ اور پرانی دوائیں اثر نہیں کرتی تھیں کیونکہ اُس زمانے میں دواؤں پر اثر ختم ہونے کی تاریخ درج نہیں ہوتی تھی بلکہ دکانداروں کی ایمانداری اور عقلمندی پر تمام کام چلا کرتے تھے۔انہی پودوں میں وہ بھی ہے جس سے اسپرین نکالی گئی اور بہت سی بیماریوں میں یہ دوائی آج بھی استعمال ہوتی ہے اور ہر روز اس کے کسی نئے اثر کا انکشاف ہوجاتا ہے اور سائنسدان بہت ناراض ہیں کہ یہ اتنی سستی کیوں ہے کہ اپنے مدمقابل کو جگہ لینے ہی نہیں دیتی اور ہر ڈبل بلائنڈ کنٹرولڈ ٹرائل (Doubleblind controlled trial) میں

دوسری دوائیوں سے آگے نکل جاتی ہے۔انہی پودوں میں فاکس گلوو بھی ہے جس سے ڈِجی ٹیلس نکلتی ہے جو ورم کو دور کرنے اور دل کو طاقت دینے کے لئے استعمال ہوتی تھی اور آج بھی اس کا استعمال جاری ہے۔انہی پودوں میں ڈیڈلی نائٹ شیڈ بھی ہے جس سے بہت سی دوائیں نکلتی ہیں۔ غرض یہ ایک لمبی فہرست ہے جو زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ یونانیوں نے اسے بیان کیا۔ چینی اسے بیان کرتے ہیں اور تمام دنیا میں اپنا کاروبار چمکاتے ہیں۔بعض اور ملکوں کی بھی اس طرف توجہ ہوئی ہے اور قدرتی علاج کے طور پر ہر قسم کے لایعنی سفوف اور شربت دنیا بھر میں پھیلائے جارہے ہیں۔

پنسلین

بیسویں صدی کے درمیانی زمانے میں دنیا پر ایک خوفناک جنگ عذاب الٰہی کے طور پر مسلط تھی۔ ہر طرف بموں، گولیوں اور آگ سے انسان قسم قسم کے زخموں اور چوٹوں سے دوچار تھے۔ان زخموں میں جراثیم پلتے اور بڑھتے تھے۔معالج اور بیمار دونوں ہی پریشان ہوتے کہ اس آزار کا تدارک کیسے کیا جائے۔کہ اچانک ایک دن پودوں کی ہی ایک قسم، پھپھوندی سے بننے والی ایک حیرت انگیز دوائی منظر عام پر آئی جو ان جراثیم کو ایک دم میں ختم کردیتی تھی۔اس حیرت انگیز دوائی کا نام پنسلین ہے۔ پھر کیا تھا سائنسدانوں کے ہاتھ ایک نیا مشغلہ آگیا۔ ہر روز ایک نئی دوائی بنتی تھی اور غریب چوہوں پر استعمال ہوتی تھی اور کچھ عرصے کے بعد ایک نئی دوائی مارکیٹ میں انسانوں کے استعمال کے لئے آجاتی تھی۔اسی زمانے میں قدیم کی مہلک بیماری تپ دق کا علاج بھی نکل آیا اور وہ لوگ جو اپنی زندگی سے مایوس ہوچکے تھے اور صرف موت کے انتظار میں تھے نئی زندگی پانے لگے۔ ٹائیفائڈ اور نمونیا کے وہ مریض جو دن گنا کرتے تھے کہ کب دن پورے ہوں جسم میں جراثیم کے خلاف انٹی باڈی بنے اور بخار ٹوٹے، وہ دوسرے ہی دن تندرست ہوکر اپنے کاموں میں لگنے لگے۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس سے موجودہ دور کے لوگ ناواقف نہیں وہ ان دواؤں کے غلط استعمال کے بداثرات بھی دیکھتے ہیں کیونکہ ہر اچھی چیز کا غلط استعمال نقصان پہنچاتا ہے اور محض اس وجہ سے اس اچھی چیز کے استعمال کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔اردو کا مشہور مقولہ ہے کہ ''نیم حکیم خطرۂ جان'' اور یہ ان دواؤں کے استعمال پر خوب صادق آتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ ہر دوائی زہریلی ہوتی ہے اور صرف اس کا صحیح استعمال ہی فائدہ پہنچاتا ہے۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ پرانے زمانے کے حکماء اور اطباء اپنے نسخوں کو عام طور پر عوام سے پوشیدہ رکھتے تھے کیونکہ بیماری کی صحیح تشخیص کے بغیر صرف علامتوں پر دوائیاں دینے سے بہت سے خطرناک نقصانات کا احتمال ہوتا ہے۔ موجودہ زمانے کی دوائیاں تو اور بھی زیادہ زہریلی ہیں جیسے ابھی ہم نے ہیروئن کا ذکر کیا ہے اور ان کا کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ ہیروئن کا کنٹرول تو ہر ملک میں کیا جاتا ہے لیکن بہت سی اور ایسی ہی خطرناک ادویہ کا کنٹرول ہر ملک میں نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً ہارمون سے بننے والی دوائیاں جن کو سٹیرائیڈ (steroid) کہا جاتا ہے بیماریوں کے اثرات کو فوری طور پر زائل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور دمہ، گنٹھیا، الرجی اور بہت سی اور بیماریوں میں ایکدم اثر کرکے بیماری کو دبا دیتے ہیں۔ اس حقیقت سے ہر کس و ناکس واقف ہے اور بہت سے گلیوں میں بیٹھے ہوئے معالج اس دوائی کو پانی میں گھول کر دمے کے علاج کے ماہر بنے بیٹھے ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں خطرناک دوائیوں تک صرف لائسنس یافتہ معالج کی وساطت سے رسائی ممکن ہوتی ہے۔

ڈجی ٹیلس

ڈجی ٹیلس کی مثال ہی لی جاسکتی ہے۔ یہ ایک انتہائی زہریلی دوا ہے جو دل کی بیماریوں کے علاج میں استعمال ہوتی ہے۔اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگر آج یہ دریافت ہوتی تو امریکہ کی دواؤں کو استعمال کرنے کی اجازت دینے والا ادارہ FDA اسے استعمال کروانے کی کبھی اجازت نہ دیتا۔لیکن آج بھی یہ دوائی امریکہ سمیت ہر ملک میں استعمال ہوتی ہے اپنے زہریلے اثرات دکھاتی ہیں۔ بہت سے لوگ اپنی بیماری کے بجائے دوائی سے ہلاک ہوجاتے ہیں کیونکہ جن علامات کے علاج کے لئے دوا دی گئی تھی وہی علامات دوائی کی تھوڑی سی زیادہ مقدار دینے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

کینسر

سرطان جسے عرف عام میں کینسر کہتے ہیں بے حد مہلک مرض ہوتا ہے اور عوام الناس اسے لاعلاج مرض سمجھتے ہیں۔ یہ کیا ہوتا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے سادہ الفاظ میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ کسی بھی عضو کے چند خلیات تیزی سے بڑھنا شروع کردیتے ہیں اور جسم کے قواعد اور ضوابط سے آزاد ہوجاتے ہیں۔ بالآخر اس بے قابو بڑھوتی کو قائم رکھنے کے لئے غذا اور خون ان خلیات کی طرف منتقل ہونا شروع ہوجاتا ہے اور خون ہی کے ذریعے یا کسی اور ذریعے سے یہ خلیے جسم کے ہر حصے تک پھیل کر قبضہ جمالیتے ہیں اور چونکہ کام تو سوائے بڑھنے کے یہ کچھ کرتے نہیں اس لئے بالآخر ہلاکت پر انجام ہوتا ہے۔تو یہ بیماری کینسر کہلاتی ہے اور اس کا علاج بہت زہریلی دواؤں سے کیا جاتا ہے۔جن میں سے بہت سے پودوں سے بنائی جاتی ہیں۔ یہ دوائیں جہاں ان باغی خلیات کو ہلاک کرتی ہیں وہاں بیچارے فرمانبردار خلیات کو بھی تہس نہس کردیتی ہیں۔مریضوں کے بال جھڑ جاتے ہیں۔خون پیدا کرنے والے اہم خلیات مرجاتے ہیں اور مریض میں شدید خون کی کمی واقع ہوجاتی ہے۔آنتوں کے خلیات کام کرنا بند کردیتے ہیں اور مریض کو اُلٹیاں اور دست شروع ہوجاتے ہیں جن کو روکنے کے لئے دوائیں دینی پڑتی ہیں۔غرض مشکل علاج کے بعد کامیابی ہوتی ہے۔ کینسر کے تمام خلیات مرجاتے ہیں۔ جسم کے دوسرے خلیات دوبارہ کام شروع کردیتے ہیں۔ بال پھر نکل آتے ہیں۔خون پھر بننا شروع ہوجاتا ہے آنتیں پھر کام کرنا شروع کر دیتی ہیں اور وہ مریض جو چند دنوں کا مہمان تھا کئی سال تک زندہ رہتا ہے۔ یہ سب کامیابی ان انتہائی زہریلی دواؤں کے طفیل ممکن ہوسکی ہے جن میں سے بہت سی نباتات سے حاصل ہوتی ہیں لیکن انہیں صحیح وقت پر صحیح طریقے سے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ان دواؤں کے تجربات اسی طرح پہلے چوہوں اور دوسرے جانوروں پر کئے جاتے ہیں اور پھر انسانوں پر ہوتے ہیں۔

دواؤں کے استعمال میں احتیاط

اب ہمارے سامنے ایک اور بات آگئی کہ گو دوائیں تو سب ہی بہت زہریلی ہوتی ہیں لیکن مناسب طریقے پر استعمال کرنے سے بے حد مفید بھی ہیں اور بیماری کا قلع قمع کرکے شفاء کا باعث بنتی ہیں۔تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دواؤں کے استعمال میں کیا احتیاطیں ضروری ہیں؟

تو پہلی بات تو یہ ہے کہ معالج کو ہر دوائی دیتے وقت پتہ ہو کہ اس دوائی کے کیا نقصانات ہیں۔ اس کو پتہ ہو کہ وہ یہ دوائی مریض کو کیوں استعمال کروا رہا ہے اور اس کے استعمال سے کیا مقاصد حاصل ہونگے۔اس کے علاوہ مریض کو بھی متعلقہ دوائی کے اثرات سے آگاہ کرے اور اس کی رضامندی سے وہ دوائی استعمال کروائی جائے اسے انگریزی میں informed consent کہتے ہیں۔امریکہ اور انگلستان وغیرہ ممالک میں ایسی اجازت کے بغیر کوئی بھی دوائی مریض کو دینا غیر قانونی ہے۔لیکن بعض اور ملکوں میں تو فلٹر میں دوائی گھول کر ہر مریض کو حصہ بقدر جُثہ کے اصول پر دی جاتی ہے اور گائے بھینسوں کی طرح انسانوں کا علاج کیا جاتا ہے۔اچھے بھلے پڑھے لکھے معالج دس دس دوائیں مریضوں کو لکھ کر استعمال کا مشورہ دیتے ہیں کہ آخر کوئی تو اُن میں سے کام کرے گی اور کل تک مریض ٹھیک ہوجائیگا۔زہریلے اثرات اگر کوئی ہوئے بھی تو آخر کار دور ہو ہی جائیں گے۔تو یہ طریق بھی رائج ہے اور اسے کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔

رحمت کا نمونہ

لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ پودے جن سے یہ دوائیں نکلتی ہیں اللہ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور جس طرح تندرستی قائم رکھنے کا ایک نظام انسانی جسم کے اندر ودیعت کیا گیا ہے جس کے بغیر کسی بھی معمولی سے معمولی بیماری سے بھی نجات پانا ممکن نہیں اسی طرح جسم کے باہر یہ دوائیاں پیدا کیں جو تندرستی کو بحال کرنے میں جسم کی مدد کرتی ہیں اور قرآن کی درج ذیل آیات اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے:

''پس یقیناً یہ (تمام) میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے''

''جس نے مجھے پیدا کیا۔ پس وہی ہے جو میری رہنمائی کرتا ہے۔''

''اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے''

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی ہے جو مجھے شفا دیتا ہے۔'' (الشعرآء 81.78)

درختوں، اناجوں، پھلوں، پھلوں اور نباتات کا ذکر متعدد جگہ موجود ہے لیکن شاید درج ذیل آیت تمام کی عکاسی کرتی ہے۔

''....اور آسمان سے ہم نے پانی اُتارا اور اس (زمین) میں ہر قسم کے عمدہ جوڑے اُگائے۔''

(لقمان:11)

خراج کی رقم واپس کردی

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلم فوج کے سپہ سالار تھے۔آپ نے حمص وغیرہ کے کئی علاقے فتح کئے۔ یہودیوں اور عیسائیوں سے جزیہ اور خراج وصول کر کے انہیں مثالی عدل وانصاف مہیا کیا جس سے وہ بے حد خوش تھے اور اسلامی سلطنت کی خوبیوں کے گیت گاتے تھے۔ لیکن بوجوہ مسلم کمانڈر کو مفتوحہ علاقے خالی کر کے دمشق واپس جانا پڑا۔حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تقوٰی ہی تو تھا کہ واپس جانے سے قبل آپ نے وصول شدہ جزیہ اور خراج کی ایک ایک پائی کا حساب کر کے لاکھوں کی رقم غیر مسلموں کو واپس کردی کہ اب ہم آپ کی حفاظت اور خدمت نہیں کرسکیں گے اس لئے اس ٹیکس پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔مسلمانوں کی وہاں سے رخصتی کے وقت مقامی غیر مسلم روتے ہوئے یہ دعائیں دے رہے تھے کہ خدا تم کو پھر واپس لائے کہ آپ جیسا انصاف ہمیں اپنے بھی نہ دے سکے۔

(فتوح البلدان اردو ص 143-144۔از: ابوالحسن احمد بن یحیٰی بن جابر البغدادی بالبلاذری، نفیس اکیڈمی کراچی)

مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کشمیری

صدقات جاریہ اور وقف کی اہمیت

صدقات جاریہ وہ صدقے ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو پہنچتا رہتا ہے۔ احادیث میں صدقات جاریہ کی بڑی اہمیت اور فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا میں قائم رہیں وہ اس کے واسطے موجب ثواب ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کا بیٹا ہو اور وہ اسے دین سکھلائے اور دین کا خادم بنائے تو یہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب اس کو ملتا رہے گا۔ اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جائے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کے واسطے صدقۂ جاریہ ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم ص190)

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

ان نیکیوں اور عملوں میں سے جن کا ثواب مومن کو اس کے مرنے کے بعد پہنچتا رہتا ہے ایک وہ علم ہے جسے اس نے دنیا میں پھیلایا ہو اور نیک لڑکا ہے جسے اپنے بعد چھوڑ مرا ہو اور مصحف (قرآن یا کوئی دینی کتاب) جسے اپنے وارثوں کے لئے چھوڑا ہو اور مسجد ہے جسے تعمیر کیا ہو یا کوئی گھر جو مسافروں کے لئے بنایا ہو یا نہر ہے جسے جاری کیا ہو یا ایسا صدقہ ہو جسے اپنی صحت و حیات کے ایام میں دیا ہو جس کا ثواب اس کی موت کے بعد اسے پہنچتا رہے۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث سے صدقات جاریہ کی چھ مثالیں ثابت ہوتی ہیں۔ بعض دیگر احادیث سے مزید مثالیں بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے کہ

سات عمل ہیں جن کا اجر بندے کو اس کی موت کے بعد جاری رہتا ہے جبکہ وہ قبر میں ہوتا ہے۔ جس نے علم سیکھا اور سکھایا یا نہر جاری کی یا کوئی کنواں کھود کو وقف کر دیا یا کوئی درخت لگایا یا کوئی مسجد بنائی یا کوئی مصحف وارثوں کے لئے چھوڑ مرا یا ایسا لڑکا چھوڑ مرا جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے بخشش مانگتا ہے اور دعا کرتا رہے۔ (زرقانی جلد5 ص408)

بعض دیگر احادیث سے صدقات جاریہ کی مزید مثالیں ملتی ہیں۔ چنانچہ ابن عسا کر نے ابی سعید سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے اللہ کی کتاب میں سے کوئی آیت یا علم کا کوئی حصہ سکھایا اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کا اجر بڑھاتا رہے گا۔

ایک اور حدیث احمد اور طبرانی نے ابن امامہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

یعنی چار عمل ہیں کہ جن کا اجر مرنے کے بعد جاری رہتا ہے۔ جو شخص دشمن کے مقابلہ میں سرحد پر اللہ کے راستہ میں مر جائے وغیرہ۔ (الحدیث)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کوئی کھیتی بوئے اور اس میں سے ہر انسان یا پرندہ یا مویشی کھاتا رہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ اس نے کہا یا رسولؐ اللہ! میری والدہ وفات پا گئی تو کونسا صدقہ افضل ہے جو میں اس کی طرف سے کروں۔ آپ نے فرمایا پانی۔ اس کے بعد انہوں نے ایک کنواں کھودا اور اسے وقف کر دیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اسلام میں سنت حسنہ جاری کی اس کے لئے اس کا اجر ہے اور اس شخص کا اجر بھی جو اس پر اس کے بعد عمل کرتا رہے بغیر اس کے کہ کسی کا اجر کم ہو جائے اسی طرح جس نے سنت سیئہ (بری سنت) جاری کی تو اس کے لئے اس کا وبال ہوگا اور اس شخص کا وبال بھی جو اس پر اس کے بعد عمل کرتا رہے بغیر اس کے کہ کسی کا وبال ان میں سے کم ہو جائے۔

وقف اولاد

ان احادیث سے جن اوقاف جاریہ کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے ان میں نیک اولاد شامل ہے۔ نیک اولاد اصل وہی ہے جو خادم دین اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو۔

پس جس شخص کے کئی بیٹے ہوں اس کے لئے اس میں بڑی آسانی ہے کہ وہ وقف جاریہ کے طور پر کم سے کم اپنے کسی بیٹے کو علم دین سکھا کر خادم دین بنائے اور اسے وقف کرے وہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے لئے ثواب و دعا کا موجب ہوگا۔ اس زمانہ میں صرف جماعت احمدیہ میں وقف جاریہ کی تحریک جاری ہے۔ احباب جماعت کے لئے بہترین موقع ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں۔ یہ موقع سینکڑوں سالوں کے بعد میسر آیا ہے۔ اب خدا کے فضل سے وقف جاریہ کا قدیم سلسلہ جو معطل ہو گیا تھا پھر نظام خلافت کے تحت جاری ہو گیا ہے اور خدمت دین اور اشاعت دین کا زریں موقع پھر سے صدہا سال کے بعد ہاتھ آ گیا ہے جس پر خدا کا بے انتہا شکر کرنا چاہئے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آج سے قریباً چار ہزار سال قبل اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا تھا اور اسے مکہ کے ریگستانوں اور غیر آباد وادی میں بسایا تھا جہاں آبادی اور زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ گویا بظاہر ان حالات میں اسے ذبح ہی کر دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس غیر آباد ریگستان کو آباد کیا بلکہ دنیا بھر میں مقدس ترین بستی بنایا جہاں دنیا بھر کے لوگ زیارت اور حج کے لئے پہنچتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کو گویا ہمیشہ کی زندگی عطا فرمائی اور ایسی ابدی زندگی کہ اب وہ ابدالآباد تک زندہ ہے اور قوموں میں اس کی یادگار منائی جاتی ہے۔ صدہا سال بعد اسی اسماعیل (ذبیح اللہ) کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی ﷺ کو مبعوث فرمایا جن کے ذریعہ حضرت اسماعیل جیسے سینکڑوں واقفین زندگی پیدا ہوئے جنہوں نے خدا کے دین کی خدمت کی اور اشاعت دین میں زندگیاں گزاریں جن کے ذریعہ دین اطراف و اکناف عالم میں پہنچا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو قادیان دارالامان سے مبعوث فرمایا جنہوں نے اپنی پوری زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی اور جن کے ذریعہ ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی ہے جن میں سے سینکڑوں واقفین زندگی تیار ہو رہے ہیں جن کے ذریعہ اب پھر اطراف و اکناف عالم میں دعوت الی اللہ اور اشاعت دین کے لئے منظم کام ہو رہا ہے اور وہ وقت قریب آرہا ہے جب دین حق تمام دینوں پر غالب آجائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم الشان کام میں اپنا حصہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل 4 مئی 1967ء)

بقیہ صفحہ 4 امن کانفرنس

احمدیہ مالٹا کو یونیورسٹی آف مالٹا کے ایک لیکچرار مکرم مائیکل گریک (Mr. Michael Grech) صاحب کے خصوصی تعاون سے ’’ایجوکیشن، ہیومن رائٹس اینڈ اسلام‘‘ (Education, Human Rights and Islam) کے عنوان پر ایک لیکچر کے انعقاد کی بھی توفیق ملی۔ یہ لیکچر مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے دیا جس کا دورانیہ تقریباً نوے (90) منٹ تھا۔

لیکچر کے بعد حاضرین نے مکرم ڈاکٹر صاحب سے مختلف سوالات بھی کئے جس کے آپ نے نہایت مؤثر انداز میں جوابات دیئے۔ اس لیکچر کی مجموعی حاضری اندازاً پچاس (50) تھی جن میں اکثریت یونیورسٹی کے طلباء، لیکچرار اور پروفیسرز کی تھی۔

مکرم مائیکل گریک (Mr. Michael Grech) صاحب نے جماعت سے متعلق مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کا ایک گھنٹہ سے زیادہ دورانیہ کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا ہے جسے وہ کسی جرنل وغیرہ میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس انٹرویو کی اشاعت کے ذریعے بھی جماعت کا تعارف وسیع ہوگا۔

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور خلیفہ وقت حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا کے تمام پروگرام نہایت کامیاب رہے اور احمدیت کے وسیع تعارف اور امن و سلامتی کیلئے جماعت کی لازوال عملی خدمات کے اظہار کا باعث بنے۔

اس امن کانفرنس اور لیکچر کے لئے مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب اور ان کی اہلیہ، مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جرمنی اور ان کی اہلیہ، مکرم عطاء المنان واگس ہاوزر صاحب اور ان کی اہلیہ اور مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ جرمنی نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے نیک مقاصد میں بہت برکت ڈالے، ان حقیر کوششوں کے اپنی جناب سے ان گنت پھل عطا فرمائے۔ احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے، ہمیں بیعتوں سے نوازے اور امن سے محروم انسانیت کو صحیح دینی تعلیمات سے روشناس کرانے کی مساعی کو کامیاب فرمائے اور بنی نوع انسان کو محبت و بھائی چارہ اور امن و اخوت سے بھرپور جنت نظیر معاشرہ نصیب ہو۔ آمین۔

زیادتی سے ڈرتا ہوں

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مرگ الموت میں تھے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں روتے ہوئے پا کر عرض کیا کہ آپ صحابیء رسول ہیں، پھر روتے کیوں ہیں؟ کہنے لگے کہ میں دنیا کے شوق یا آخرت کے خوف کی وجہ سے نہیں روتا۔ خوف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد بیعت باندھا تھا، ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی زیادتی نہ کر لی ہو جس کا خدا کو حساب دینا پڑ جائے۔ یہی خدا تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ آپ کو آخری گھڑیوں میں رُلائے جا رہا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد5 ص440۔ از: المکتبہ الاسلامی، دار الفکر بیروت)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم پروفیسر مجید احمد بشیر صاحب سابق زعیم اعلیٰ انصاراللہ ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر نزہت صبا بشیر صاحبہ کے نکاح کا اعلان میرے بڑے بھائی مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مکرم ڈاکٹر سلمان رحیم صاحب ابن مکرم عبدالمنان صاحب ڈیلس امریکہ سے 10 ہزار امریکن ڈالر زحق مہر پر مورخہ 9/اپریل 2011ء کو خاکسار کی رہائش گاہ پر کیا۔ اس موقع کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مکرم طاہر احمد ملک صاحب امیر ضلع لاہور کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ آپ نے ہی رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 10/اپریل 2011ء کو سنٹرل کمرشل ایریا ڈیفنس فیز 5 لاہور کی گراؤنڈ میں تقریب رخصتی منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد امیر صاحب ضلع نے ہی دعا کروائی۔ دلہن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم فضل احمد ذیشان صاحب میل نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ کو برین ٹیومر ہے جس کی وجہ سے مورخہ 27/اپریل 2011ء سے شیخ زید ہسپتال میں داخل ہیں آپریشن متوقع ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور تمام پیچیدگیوں سے بچائے۔ آمین

مکرم محمد احمد رضوان ہاشمی صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی بہن مکرمہ منصورہ انجم ہاشمی صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر الدین احمد ہاشمی صاحب لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں پیٹ میں کینسر کی وجہ سے داخل ہیں۔ مورخہ 3 مئی 2011ء کو آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کا آپریشن کامیاب کرے، شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

تحریک جدید کی تکمیل

تحریک جدید کی غرض و غایت سیدنا حضرت مصلح موعود نے زمین پر خدا تعالیٰ کی بادشاہت کا قیام بیان فرمائی ہے۔ جس میں ابھی کچھ دیر ہے۔ پس مخلصین جماعت کے ازدیاد ایمان کیلئے حضور کا ایک ارشاد جو وصیت کا رنگ رکھتا ہے پیش خدمت کیا جاتا ہے۔ فرمایا۔

”میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔“ (مطالبات صفحہ 8 پرانا ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ارشاد کو سمجھنے اور مناسب حال قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید)

نماز جنازہ

مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری خوشدامن مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف باجوہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 21/اپریل 2011ء کو کینیڈا میں وفات پا گئی ہیں۔ میت ربوہ لائی جا رہی ہے۔ نماز جنازہ مورخہ 3 مئی کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر ہو گی۔ مرحومہ مکرم سلطان احمد پیر کوٹی صاحب کی خواہر نسبتی تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت وبلندی درجات کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور نے ایم ایس سی نرسنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت: چار سالہ (Generic) بی ایس سی نرسنگ کم ازکم سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ

دوسالہ پوسٹ (RN) بی ایس سی نرسنگ کم ازکم سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 مئی 2011ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ: مورخہ 25 مئی کو 2:00 بجے دوپہر ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.uhs.edu.pk

فون: 042-99230870,99231304.9

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر عبدالصمد قریشی صاحب نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الشافی قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر سراج الحق قریشی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 25/اپریل 2011ء کو انتقال کر گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعاگو، مہمان نواز، ملنسار، صابر و شاکر اور خلافت سے والہانہ محبت کرنے والی نہایت شریف النفس خاتون تھیں۔ صلہ رحمی آپ کا ایک نمایاں وصف تھا۔ آپ کی عمر 67 برس تھی سلسلہ کے کاموں میں بے لوث اور انتھک محنت کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کو عرصہ 11 سال تک دارالصدر جنوبی حلقہ گولبازار کی لجنہ کی صدر کے طور پر نمایاں طور پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ حضرت مولوی محمد عثمان صاحب قریشی رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی، حضرت میاں قطب دین صاحب قریشی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی، مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم کی بیٹی اور مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم کی بھتیجی اور بہو تھیں آپ نے تین بیٹے مکرم انعام الحق قریشی صاحب لندن مکرم ہومیو ڈاکٹر عطاء الحق قریشی صاحب ربوہ، مکرم قمر الحق قریشی صاحب مربی سلسلہ، دو بیٹیاں مکرمہ شمس النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد رضوان صاحب لندن اور مکرمہ قرۃ العین صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد خان صاحب یادگار چھوڑی ہیں۔ اسی طرح آپ مکرم پروفیسر عبدالجلیل صاحب صادق صدر مجلس صحت (واقف زندگی) اور مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید (واقف زندگی) کی بہن تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 26/اپریل کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فوری رابطہ کریں

مکرم عطاء اللہ باجوہ صاحب اور اہلیہ مکرمہ عشرت عطاء اللہ سابقہ ایڈریس گوٹھ فتح دین باجوہ ضلع حیدرآباد

مکرمہ حمیرا منصور صاحبہ سابقہ ایڈریس: مکان نمبر 166/A یونٹ لطیف آباد حیدرآباد۔

جلد وکالت وقف نو سے رابطہ کر کے ممنون فرمائیں (وکیل وقف نو)

تبصرہ

محترمہ فرخ مبشرات صاحبہ کا ذکر خیر

تحریر: سید مبشرات احمد (کینیڈا)

یہ سولہ صفحے کا کتابچہ ہے جس میں سید مبشرات احمد صاحب آف کینیڈا نے اپنی مرحومہ بیوی محترمہ فرخ مبشرات صاحبہ کی قابل تقلید باتوں پر مبنی چند ایسے حالات وواقعات بیان کئے ہیں جو دیندار اور مخلص احمدی گھرانوں کا خاصہ ہوتے ہیں۔ خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ قلبی وابستگی اور خلیفۂ وقت سے غیر مشروط محبت اور دائمی اطاعت سے مالا مال محترمہ فرخ مبشرات صاحبہ نے اپنے خاوند کو بھی مالی قربانیوں میں پیش پیش رہنے کے لئے تیار کیا۔

آٹوا (کینیڈا) کے مشن ہاؤس کے لئے جب نسیم مہدی صاحب نے سید مبشرات احمد صاحب کو دس ہزار ڈالر کا وعدہ کرنے پر آمادہ کیا تو ان کی بیگم نے کہا کہ صرف وعدہ نہیں بلکہ دس ہزار ڈالر کا چیک کل ہی آپ کو مل جائے گا۔ جب آٹوا مشن کے لئے سوا ایکڑ اراضی مع ایک مکان کے خرید لیا گیا تو نمازوں کے لئے ایک ہال کی ضرورت تھی۔ اس کی تحریک پر محترمہ فرخ مبشرات مرحومہ نے اپنے شوہر کو تین ہزار ڈالر چندہ اور اپنے سارے زیورات پیش کرنے پر آمادہ کیا۔

جب آٹوا جماعت کو قادیان میں گیسٹ ہاؤس کے لئے پندرہ ہزار ڈالر کا ٹارگٹ دیا گیا اور لوگ وعدے لکھوا رہے تھے تو انہوں نے ایک بچے کے ہاتھ رقعہ بھیجا کہ ”شاہ صاحب کہاں سو رہے ہیں جاگتے کیوں نہیں“ چنانچہ اہلیہ کے رقعے نے انہیں جگا دیا اور انہوں نے اکیس سو ڈالر کا نہ صرف وعدہ لکھوایا بلکہ شام کو ادائیگی بھی کر دی۔

خوش قسمت ہیں ایسے لوگ جن کے مقدر میں ایسے جیون ساتھی لکھے جاتے ہیں۔ محترمہ فرخ مبشرات صاحبہ 25 دسمبر 1936ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں اور 11/اگست 2010ء کو کینیڈا میں اپنے اللہ کے حضور پیش ہوگئیں۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر
(عبدالکریم قدسی)

کیلسی ماب سیرپ
مٹی چھڑانے اور بچوں میں خون اور کیلشیم کی کمی دور کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2011ء کا دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن 6 تا 12 مئی 2011ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔ مورخہ 6 مئی 2011ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل و برکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹریان تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹریان تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے۔ ان کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ و ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دوران ہفتہ جاری کریں۔

☆ دوران ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکات قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم کے پروگرام بنائیں۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ رپورٹ ماہ مئی 2011 کے ساتھ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

گمشدہ کاغذات

مکرم محمد اسماعیل صاحب مکان نمبر 21/4 دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی موٹر سائیکل کے کاغذات اور ڈرائیونگ لائسنس بمع شناختی کارڈ مورخہ 25/ اپریل 2011ء کو دارالعلوم جنوبی سے بازار کی طرف آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں

موبائل نمبر: 0344-7808918

خبریں

پٹرول 5، ڈیزل 6 روپے لیٹر مہنگا کرنے کی سمری

وزارت پٹرولیم نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں 7 فیصد اضافے کی سمری وزارت خزانہ کو بھجوا دی جبکہ سمری کی منظوری کی صورت میں پٹرول مزید 5 جبکہ ڈیزل 6 روپے فی لیٹر مہنگا ہو جائے گا۔ ذرائع کے مطابق اگر حکومت نے عالمی مارکیٹ کے حساب سے قیمتوں میں اضافہ نہ کیا تو حکومت کو 12 ارب روپے کی اضافی سبسڈی دینا پڑے گی جو ملک کی کمزور معاشی صورتحال کیلئے مزید بوجھ کا سبب بن سکتی ہے۔

ڈرون حملے رکوانے کیلئے جنگ نہیں کر سکتے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ڈرون حملے رکوانے کیلئے کسی ملک سے جنگ نہیں کر سکتے اس سلسلے میں ہونے والی سفارتی پیشرفت کے ثمرات عوام جلد دیکھیں گے۔ مفاہمت کی سیاست سیاسی اور معاشی استحکام کیلئے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈرون حملوں پر حکومتی پالیسی واضح ہے اور اسے رکوانے کیلئے تمام ممکنہ فورموں پر سفارتی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم جو کام کریں گے وہ ملک کے مفاد میں ہوگا۔

پاکستان کا کروز میزائل حتف 8 (رعد) کا کامیاب تجربہ

پاکستان نے جوہری اور روایتی دونوں قسم کے ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھنے والے کروز میزائل حتف 8 (رعد) کا کامیاب تجربہ کیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق حتف 8 (رعد) میزائل خصوصی طور پر فضا سے فائر کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ یہ میزائل 350 کلومیٹر تک اپنے ہدف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ کروز میزائل حتف 8 (رعد) بہت ہی پیچیدہ ٹیکنالوجی کا حامل ہے۔ اسے صرف دنیا کے چند ممالک میں تیار کیا گیا ہے۔

حج کرپشن کیس، تحقیقاتی افسر ہٹانے پر اظہار برہمی، بحال کرنے کا حکم

سپریم کورٹ نے حج کرپشن کیس کی تحقیقات کرنے والے ایف آئی اے کے افسران کے تبادلے منسوخ نہ کرنے پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ڈی جی ایف آئی اے کو کہا کہ ان افسران کے تبادلوں کی منسوخی کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے، نہیں تو عدالت ان تبادلوں کو منسوخ کر دے گی۔ چیف جسٹس سپریم کورٹ نے کہا کہ کرپشن کیس عدالت میں ہے تو تفتیشی افسران کو کیوں ہٹایا گیا؟ سپریم کورٹ جس کرپشن کیس پر ہاتھ ڈالتی ہے ان کے تفتیشی افسران کے تبادلے کر دیئے جاتے ہیں یہ عدالتی دائرہ کار میں مداخلت ہے۔

پاکستان نے ون ڈے سیریز جیت لی

پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان شاہد آفریدی نے ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز میں فتح کو ٹیم ورک کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ٹیم کی کامیابی پر خوش ہیں لیکن بیٹسمینوں سے مزید بہتر کارکردگی کی امید کرتے ہیں۔ سیریز 0-3 سے اپنے نام کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ بقیہ میچوں کو آسان لیں گے بلکہ بقیہ دو میچ بھی جیت کر کلین سوئپ کریں گے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 2 مئی

طلوع فجر	3:54
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:51

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
10 جوہر ویو فاروق ایونیو آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور فون: 042-5301661
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571 Fax:+92-55-3894271
E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahabmeed@hotmail.com

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1957
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455 | Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FD-10